اپنے مسائل اور اپنی زندگی کی راہوں میں روشنی مہیا کرتا ہوا محسوس ہو۔ دوسری طرف سختی سے اس بات کی پابندی کہ قرآن کی بنیادی تعلیمات کی تفہیم وتشریح میں قلم کا قدم اسلاف کے قائم کردہ حدود سے باہر نہ جانے پائے۔ اللہ سے امید ہے کہ عقلوں کو اس کتاب کے مطالعہ سے اطمینان اور دلوں کو قرآنی نور و بصیرت کا کچھ حصہ ضرور ملے گا۔

نام کتاب: ادبی ڈالئ (ادبی تحفہ) مصنف: مولانا گل شیر مجاہد حقانی

ضخامت: ۱۴۶ صفحات قیمت: /-۸۰ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ دیوبند محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

مولانا گل شیر مجاہد حقانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے قدیم اور مایہ ناز فضلا میں سے ہیں، آپ جید عالم اور معلم کے ہونے کیساتھ ساتھ ایک بہترین ادیب اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ زیر تبصرہ شعری مجموعہ آپ کی شاعرانہ تخلیقات اور ادبی ذوق کا آئینہ دار ہے۔ بنیادی طور پر کتاب پشتو شاعری پر مشتمل ہے جس میں پشتو شاعری کے اکثر اصناف شامل ہیں۔ حمد وثنا بہترین اور دلگداز نعتیں۔ نظم غزلیات اور رباعیات وغیرہ اس مختصر مجموعہ میں موجود ہیں جن کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آپ کا شعروشاعری کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے۔

کتاب کی ابتداء میں ''مولانا گل شیر مجاہد اور ان کی شاعری'' کے زیر عنوان محترم ڈاکٹر پرویز مجبور صاحب نے آپ کی شخصیت اور شاعری کے متعلق اظہار خیال کیا ہے اس کے بعد آپ کی زندگی کے حالات پر جناب فضل ربی صاحب نے بہترین مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کا مطالعہ بہت دلچسپ اور اہم ہے۔

موصوف استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ کے خصوصی معتقدین و متعلقین میں سے ہیں۔ اسی عقیدت اور تعلق کی وجہ سے کتاب کا انتساب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی طرف کیا ہے۔ اور حضرت الشیخ رحمۃ اللہ کے سانحہ ارتحال پر آپ نے جو دلگداز اشعار لکھے تھے وہ بھی زیر تبصرہ کتاب کی زینت ہیں۔

شعروشاعری سے شغف رکھنے والے حضرات بالخصوص پشتو شعروسخن سے لگاؤ اور عقیدت رکھنے والوں کے لئے یہ ایک بہترین سوغات اور ادبی تحفہ ہے اسی حوالہ سے یہ کتاب اسم با مسمیٰ ہے اس لئے کہ ڈالئ کا لفظ پشتو زبان میں تحفہ اور سوغات کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ امید ہے یہ کتاب پشتو ادبیات میں بہت جلد اپنا منفرد مقام پیدا کرے گی۔